# 12572 - مہر زيادہ ہونے كے نقصانات و مفاسد

**سوال**

عورت كے اكثر ولى امر اور ذمہ داران عورتوں كا مہر بہت زيادہ طلب كرتے ہيں اور شادى كے ليے اخراجات اتنے زيادہ كرنے كا مطالبہ كرتے ہيں جو خاوند كى استطاعت سے باہر ہوتے ہيں جس كى بنا پر اسے بہت زيادہ قرض كا بوجھ برداشت كرنا پڑتا ہے، اور اكثر نوجوانوں كے ليے يہ چيز شادى ميں ركاوٹ بنتى ہے اور وہ شادى نہيں كرتے، ايسا كرنے كا حكم كيا ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

سوال نمبر ( 10525 ) كے جواب ميں يہ بيان ہو چكا ہے كہ شريعت اسلاميہ نے مہر كم اور آسان ركھنے كى تلقين كى ہے اور اسى ميں خاوند اور بيوى دونوں كى مصلحت پائى جاتى ہے جيسا كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" سب سے بہتر نكاح وہ ہے جو آسان ہو "

اسے ابن حبان نے روايت كيا ہے اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع حديث نمبر ( 3300 ) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور پھر اس مسئلہ ميں علماء كرام نے بھى بہت سارى كلام كى ہے، اور مہر زيادہ ہونے كے نتيجہ ميں ہونے والے نقصانات اور مفاسد كو بھى بيان كيا ہے، ان علماء ميں شيخ محمد بن ابراہيم بھى شامل ہيں اس مسئلہ ميں ان كا ايك طويل اور مفصل فتوى ہے جس ميں درج ذيل كلام درج ہے:

" ان اشياء ميں جس ميں لوگ حد سے تجاوز كر چكے ہيں حتى كہ اس ميں اسراف اور فضول خرچى اور ايك دوسرے سے فخر تك جا پہنچے ہيں وہ ( مسئلہ مہر زيادہ كرنا ) اور لباس اور وليمہ كى تقريب ميں بہت زيادہ اخراجات كر كے اسراف و فضول خرچى كرنا شامل ہے.

عقل و دانش اور علم ركھنے والے علماء نے ايسا كرنے سے بچنے كا كہا ہے، كيونكہ يہ بہت سارى خرابيوں كا باعث بنتا ہے جن ميں اكثر عورتوں كا غير شادى شدہ رہنا شامل ہے كيونكہ مرد شادى كے اخراجات كے متحمل نہيں

ہوتے، اور اس سے بہت ساری خرابیاں اور فساد جنم لیتے ہیں... میں نے اس موضوع کو ہر طرف سے دیکھا اور غور کیا تو مجھ پر درج ذیل نتیجہ واضح ہوا کہ:

1 ـ مہر کم رکھنا اور خاوند پر اتنے اخراجات ڈالنا جس کا وہ متحمل ہو سکتا ہے شرعی طور پر یہی حکم ہے اور قدیم اور جدید علماء کا اس پر اتفاق ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ سنت بھی ہے.

2 ـ جب خاوند پر اتنا مہر ڈالا جائے جس کا وہ متحمل نہیں اور قادر نہیں اور نہ ہی اس کی حالت کے مناسب ہے تو وہ اس سے انکار کرنے اور اسے روکنا کا حق ہے؛ اس لیے کہ اس نے ایک ایسا عمل کیا جو مکروہ اور ناپسند ہے.

اور چاہیے وہ مہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر سے بھی کم ہو، صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

" کیا تم نے اسے دیکھا ہے، کیونکہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے ؟

اس نے عرض کیا: میں نے اسے دیکھا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس سے کتنے مہر میں شادی کی ہے ؟

تو اس نےعرض کیا: چار اوقیہ میں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" چار اوقیہ میں! لگتا ہے کہ تم لوگ اس پہاڑ سے چاندی نکالتے ہو! ہمارے پاس تو وہ کچھ نہیں ہے جو ہم تمہیں دیں، لیکن یہ ہے کہ ہم تمہیں کسی مہم پر روانہ کریں تو تمہیں وہاں سے کچھ مل جائے.

راوی کہتا ہے: چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبس کی طرف ایک پارٹی روانہ کی اور ان میں یہ شخص بھی شامل تھا...

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1424 ).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں:

اس کلام کا معنی یہ ہے کہ: خاوند کی حالت کی مناسبت سے مہر زیادہ ہونے کی کراہت ہے " اھـ

3 ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شادی ایک مشروع اور مرغوب امر ہے، اور غالب حالت میں یہ وجوب اور فرضیت کی حد تک پہنچ جاتی ہے، اور مہر زیادہ ہونے کی بنا پر اکثر لوگ اس مشروع یا مستحب کو بھی نہیں پہنچ پاتے.

اور یہ معلوم ہے کہ جس کے بغیر کوئی واجب پورا نہ ہوتا ہو تو وہ امر بھی واجب ہوتا ہے، لہذا اس سے یہ اخذ کیا جائیگا کہ مہر میں زیادتی کرنے سے لوگوں کو روکنا اور اس کی طرف راہنمائی کرنا مشروع ہے کہ مہر زیادہ کر کے وہ لوگوں پر اللہ تعالی کی جانب سے واجب کردہ امر میں حائل نہ ہوں.

اور خاص کر مہر میں کمی کرنا کسی خرابی کا باعث نہیں، بلکہ اسی میں خاوند اور بیوی کی مصلحت بھی ہے، بلکہ یہ تو شارع کو محبوب اور مرغوب ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

4 ۔ جب کوئی مناسب اور برابر کا رشتہ آ جائے اور لڑکی اس رشتہ پر راضی بھی ہو تو لڑکی کے ولی کا اپنی شخص طمع و لالچ یا اسراف و فخر کی بنا پر مہر زیادہ طلب کر کے لڑکی کی شادی میں رکاوٹ ڈالنا شرعا جائز نہیں، بلکہ یہ تو اس رکاوٹ و تنگ کرنے اور روک کر رکھنے میں شامل ہوتا ہے جو شرعی طور پر ممنوع ہے جس پر تکرار کے ساتھ عمل کرنے سے فاسق ہو جاتا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل علم نے اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ایک حل پیش کیا اور کہا ہے کہ: جب ولی اپنی ذمہ داری میں موجود لڑکی کی مناسب اور برابر کے رشتہ سے شادی میں رکاوٹ ڈالی اور شادی نہ کی اور وہ لڑکی اس شادی پر راضی بھی ہو تو اس ولی کی ولایت و ذمہ داری ختم ہو جائیگی اور اس کا ولی اس کے بعد ولا شخص بن جائیگا.

مثلا اگر لڑکی کا والد اس کے دینی اور اخلاقی طور پر مناسب رشتہ سے شادی نہ کرے اور لڑکی بھی اس رشتہ پر راضی ہو اور اس میں رغبت رکھتی ہو، تو پھر اس کے بعد اس کا قریبی شخص یعنی اس کے بھائیوں یا چچا میں یا کوئی اور اس کی شادی کریگا جو ولی ہونے اہل ہو "

5 ۔ مہر میں زیادتی اور غلو کرنے میں اکثر شادی کرنے والوں کے لیے بہت قوی رکاوٹ ہے، اور اس کے نتیجہ میں جو بہت ساری خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں، اور مردوں اور عورتوں میں بہت برائیاں پیدا ہو رہی ہیں، اور پھر وسائل کو غایت کا حکم ہے، اور شریعت مطہرہ نے مصلحت کے حصول اور اس کی تکمیل کا خیال رکھا ہے، اور خرابیوں کو جڑ سے کاٹنے اور اس کو بالکل کم کرنے کی کوشش کی ہے، اور اگر صرف سد ذرائع ہی کے اعتبار سے حرام کاموں کو روکنے کی کوشش میں ہی مہر کو کم کیا جائے تو بھی کافی ہے.

6 - مہر زیادہ ہونے کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہوئي ہیں وہ کسی پر مخفی نہیں کتنی ہی عفت و عصمت کی مالك آزاد عورتوں کو اس کے ولی نے شادی سے رو ك رکھا اور اس پر ظلم کرتے ہوئے بغیر شادی اور اولاد کے چھوڑ دیا ہے۔

اور کتنی ہی ایسی عورتیں ہیں جو اس کے باعث شیطان کے ہتھے چڑھ کر اپنی عزت و عصمت کو گنوا بیٹھیں اور وہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے ذلت و عار کا سبب بن گئیں جو اللہ کے غضب کا سبب ہے !!

اور کتنے ہی ایسے نوجوان ہیں جنہیں اسباب نے تھکا کر رکھ دیا اور وہ اتنے لمبے چوڑے اخراجات کی استطاعت نہ رکھ سکے جس کی اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی، چنانچہ انہیں شیطان اور برے دوستوں نے اپنے جال میں پھنسا لیا حتی کہ انہیں گمراہ کر کے خسارہ و گندگی میں ڈال دیا، اس طرح ا سکا خاندان بھی نقصان اٹھایا، اور اس کی اپنی زندگی بھی تباہ ہو گئی بلکہ اس نے اپنی امت و وطن کا بھی خسارہ کیا، اور اپنی دنیا و آخرت بھی تباہ کر لی.

7 - مہر زیادہ کرنے کے نقصانات میں یہ بھی شامل ہے کہ اس سے نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں میں امیدیں پوری نہ ہونے کی وجہ سے نفسیاتی امراض پیدا ہو رہے ہیں.

8 - اس کے نقصانات میں یہ بھی شامل ہے کہ: استطاعت و طاقت سے زیادہ شادی کے اخراجات خاوند کے دل میں اپنی بیوی سے عداوت پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی وجہ سے مالی تنگی اور مشکلات کا شکار ہوا، حالانکہ شادی کا ہدف اور مقصد تو سعادت کی زندگی ہے نا کہ شقاوت و بدبختی.

9 - اگر زیادہ مہر میں عورت اور اس کے ولی کے لیے مصلحت ہوتی تو اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیاں اس مصلحت سے زیادہ ہیں اگر بالفرض یہ مصلحت پائی جائے، اور شرعی قاعدہ اور اصول ہے کہ خرابي کو دور کرنا مصلحت کو لانے پر مقدم ہے.

- رہا وہ قصہ جو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے چار سو درہم سے زیادہ مہر رکھنے سے منع کیا تو ایك قریشی عورت کہنے لگی:

اے امیر المومنین آپ لوگوں کو چار سو درہم سے زیادہ مہر رکھنے سے منع کر رہے ہیں کیا آپ نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

اور تم نے انہیں خزانہ دیا ہو النساء ( 20 ).

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: یا اللہ میں معافی و بخشش کا طلبگار ہوں سب لوگ عمر سے زیادہ فقیہ ہیں، پھر واپس آ کر منبر پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے:

لوگوں میں نے تمہیں عورتوں کو چار سو درہم سے زیادہ مہر دینے سے منع کیا تھا، چنانچہ جو بھی اپنے مال میں سے جو پسند کرتا اور دینا چاہتا ہے وہ دے "

تو عورت کا عمر رضی اللہ تعالی عنہ پر اعتراض کرنے والی روایت کے طرق ایسے ہیں جن میں مقال ہے، اس لیے وہ قابل حجت نہیں، اور نہ ہی یہ اوپر بیان کی گئی ثابت شدہ نصوص کے معارض ہیں، اور خاص کر جبکہ کسی نے بھی صحابہ کرام سے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی مخالفت اور انکار نقل نہیں کیا، صرف اسی عورت سے منقول کیا جاتا ہے" انتہی

کچھ کمی و بیشی کے ساتھ شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی.

دیکھیں: فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم ( 10 / 187 - 199 ).

واللہ اعلم .